I

اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں دریائے گومتی کے کنارے ایک ہرا بھرا پارک ہے، جسے حضرت محل پارک کہا جاتا ہے۔ انگریزوں نے اس مقام کو اپنی فتح کی یادگار قرار دیتے ہوئے وکٹوریہ پارک کہا تھا اور جس جگہ سنگ مرمر کے گنبد کے نیچے اودھ کی سلطنت کا طغرا نصب ہے۔ ایک زمانے میں انگلستان کی ملکہ وکٹوریا کا ایک حسین مجسمہ لگا ہوا تھا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وکٹوریہ کے مجسمے کی جگہ ہندوستان کی اس اولوالعزم ملکہ کا مجسمہ ہی نصب کیا جاتا جس کے نام نامی سے یہ پارک منسوب ہے لیکن مسلمانوں کے مذہبی عقائد کا لحاظ کرتے ہوئے اس پرچم کے نشان کو ہی مناسب سمجھا گیا جس کے سائے میں ارض ہند کی اس غیرت دار خاتون نے بدیسی جبر واستبداد کا دو ڈھائی برس

ہی داری سے مقابلہ کیا اور بجائے ہتھیار ڈالنے کے نیپال کی دشوار گزار گھاٹیوں میں جلاوطنی کی زندگی کو ترجیح دی۔

حضرت محل کا اصلی نام محمدی بیگم تھا وہ اس صاحب علم وفضل تاجدار واجد علی شاہ کی ملکہ تھیں جسے انگریزوں نے عیاش اور نااہل قرار دیتے ہوئے فروری 1856ء میں معزول کر دیا تھا۔ ان کے چودہ سالہ فرزند برجیس قدر کو نائب مقرر کیا گیا۔ واجد علی شاہ مارچ 1856ء میں لندن جانے کے ارادے سے کولکتہ روانہ ہوئے۔ انہیں یا کسی کو بھی کیا معلوم تھا کہ ان کی رعایا کا غم وغصہ سال بھر کی مدت میں ایک طوفان کی شکل اختیار کر لے گا اور جس پردہ نشین بی بی اور کمسن شہزادے کو خود انگریزوں نے بے ضرر سمجھتے ہوئے آزاد چھوڑ دیا تھا، وہی ان کے خلاف ہتھیار اٹھائیں گے۔